مفہوم بصیرت، قرآن وحدیث کی روشنی میں

تالیف: محترمہ زہرا مدرسی
ترجمہ: مہدی باقر

انسان اپنی فکری صلاحیتوں کے سبب انسان ہے اور یہ فکر ودانائی ہی اس کی زندگی کے اہم عناصر ہیں۔ اسلامی تہذیب میں فکر کو غیر معمولی اہمیت اور مفکر کو اہم مقام حاصل ہے جیسا کہ اسلامی تعلیمات میں متعدد مقامات پر اس کی نشاندہی ہوئی ہے۔ جیسے جیسے انسان معرفت حاصل کرتا جاتا ہے اس کے لئے نجات کے راستے ہموار ہوتے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ہر زمان ومکان کی انفرادی اور اجتماعی انسانی زندگی کے لئے نیک نامی کے اسرار ورموز پوشیدہ ہیں بصیرت بھی انہی مصادیق میں سے ایک ہے۔ اسلام نے اس کی حصولیابی کی تاکید اور اس سے محروم فرد کو اندھا قرار دیا ہے، البتہ بصیرت کے مختلف مراتب ہیں چنانچہ انسانوں کی ذاتی صلاحیت "النّاس معادن کمعادن الذهب والفضه" کی روسے یکساں نہیں ہوتی۔ جتنا زیادہ انسانی وجود پاک ومنزہ ہوگا اس کے اندر فہم وشعور اتنا ہی زیادہ ہوگا اور اس کی بصیرت بڑھتی جائے گی۔ زیر نظر مقالہ میں ہم لفظ بصیرت کے مفہوم پر روشنی ڈالیں گے۔

ا۔ بصیرت، لغت اور اصطلاح میں

الف: بصیرت کے معنی اور مفہوم، لغت میں

بصیرت ایسا لفظ ہے جو قرآن واحادیث میں استعمال ہوا ہے۔[۱] یہ لفظ "بَصَرَ" سے لیا گیا ہے اور احمد بن فارس کے مطابق اس کے دو اصلی معنی ہیں: ایک علم اور دلیل، دوسرے سختی اور موٹاپن۔[۲] ابن منظور نے حسب ذیل معنیٰ بیان کئے ہیں: سپر یا زرہ، شاہد وگواہ بینش قلبی وچالاکی، ذہانت وسوجھ بوجھ عبرت ونصیحت آموزی[۳] علاوہ ازیں: بصیرت یعنی دینی مسائل کے تئیں دل میں یقین اور اعتقاد پیدا ہونا۔[۴]

ب: بصیرت کے اصطلاحی معنی ومفہوم

راغب اصفہانی بصیر وبصیرت کے معنی سے متعلق لکھتے ہیں:
بصیر کے معنی آنکھوں کی دیکھنے کی طاقت اور دل کا قوت ادراک ہے اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ اسے

ایسے دیکھنے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو جو قلبی اور درونی فکر وادراک سے عاری ہو۔۵

صاحب "التحقیق فی کلمات القرآن الکریم"، کی نظر میں اس لفظ کے معنی علم اور آگاہی کے ہیں جو ظاہری آنکھوں یا قلبی احساس وادراک سے حاصل ہوتا ہے۔۶ بصیرت، انسانی دل کی اس قوت کا نام ہے جو ربانی نعمت ہے اور انسان اس کے ذریعے چیزوں کی حقیقت تک پہونچتا ہے۔۷

بصیرت ۸ کی "ت" کے لئے تین طرح کے خیال پائے جاتے ہیں: تاء مصدری، جس کے مطابق بصیرت کے معنیٰ بینائی اور آگاہی کے ہوں گے۔ تاء تانیث، اس صورت میں بصیرت کے وصفی معنیٰ ہوں گے جیسے باخبر انسان، کیونکہ انسان سے مراد اس کے اعضا وجوارح یا نفس بھی ہے تاہم یہ تانیث مجازی ہے۔ تاء مبالغہ کے لحاظ سے بصیرت، منتہائے آگاہی کی عکاس ہے۹ علم اور بصیرت کے فرق سے متعلق کہا گیا ہے، کہ بصیرت علم اور معرفت کے مکمل ہونے کا نام ہے۔۱۰ "بصر" و" عین" کے فرق کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ "عین"، وسیلۂ بینائی ہے اور "بصر" دیکھنے کا نام ہے، چنانچہ مستبصر وہ ہوتا ہے کہ جو کسی چیز کو جاننے کے بعد اس کے تئیں آگاہی اور یقین پیدا کرے۔ اسی لئے اللہ کے لئے " انّ اللہ بصیر" کہا جاتا ہے، "ان اللہ مستبصر" نہیں کہا جاتا۔۱۱ صاحب قاموس قرآن نے ابصار کو بصر اور بصیرت دونوں کی جمع جانا ہے۔۱۲ جبکہ راغب نے باوجودیکہ دلی ادراک کو بصیرت وبصر جانا ہے، بصر کی جمع کو ابصار اور بصیرت کی جمع کو بصائر قرار دیا ہے۔۱۳

مجموعی طور پر بصیرت وابصار، بینائی کے معنی میں ہے جو کبھی ظاہری آنکھوں سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی داخلی اور اندرونی آنکھوں سے جسے عقل اور قلبی ادراکات کا نام دیا جاسکتا ہے۔۱۴ بصیرت، اور بصر معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے نزدیک ہیں اور دونوں ہی علم ومعرفت کو بیان کرتے ہیں البتہ اس فرق کے ساتھ کہ بصیرت سے مراد ایسی خاص بنیائی، دانائی اور آگہی ہے جو دل کے ذریعے حاصل ہوتی ہے اور حواس ظاہری کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا ہے۔ جیسے آنکھ، ظاہری طور پر دیکھنے کا ذریعہ ہے تو دل، اسباب بصیرت یعنی باطنی وقلبی بینائی کا ذریعہ ہے۔۱۵

بصیرت کو بھی بصر کی طرح دیکھنے کے لئے نور کی ضرورت ہے ۱۶ بصیرت وحکمت کے درمیان بھی تعلق ہے، حکمت وہ عطیہ ہے جس سے بصیرت، تہذیب نفس، خیر وشر اور حق وباطل میں تمیز کرنے کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ بصیرت وہ ملکہ ہے جس سے انسان معرض وجود میں آتا ہے اور اسی بصیرت کے عناصر کے طفیل منزل کمال کو طے کرتا ہے۔ ایک بصیر انسان اسی بصیرت کے سہارے سچے عقائد کی شناخت تک کا مرحلہ طے کرتا ہے اور جتنا زیادہ یہ قوت متحرک ہوگی انسانی عقائد اتنے مضبوط ہوں گے ۱۷ چنانچہ بصیرت کو سچے عقائد کا ذریعہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ بصیر وہ ہے جس کے پاس بصیرت وبصارت دونوں

ہے اور وہ اس کی روشنی میں اپنی دنیاوی اور اخروی ترجیحات کو طے کرتا ہو چنانچہ "ضریر" اور نابینا کو بصیر کہا جاتا ہے ۱۸ تاہم ابوبصر کو باطنی بینائی کے سبب اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

۲۔ بصیرت کے مترادفات

بصیرت کو دیکھنے، نظارہ کرنے، سمجھنے، یقین کرنے اور واضح وروشن دلیل تک پہونچنے جیسے معنی میں استعمال کیا جاسکتا ہے ۱۹

بصیرت کے لغوی معنی میں غور کرنے کے بعد فارسی لغت کے اعتبار سے اس کے مندرجہ ذیل معنی کئے جاسکتے ہیں: ہوشیاری ۲۰، چالاکی ۲۱ سمجھداری ۲۲ سوجھ بوجھ ۲۳، ذہانت ۲۴، آگہی ۲۵، اطلاع ۲۶ دیکھنا ۲۷، واضح ہونا، ۲۸ اور زیرکی ۲۹

فارسی زبان، میں بصیرت کے نزدیک ترین معنی بینش وبینائی کے ہیں، بینش کو ایک خاص قسم کی آگاہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، اس لئے ہر قسم کی آگہی بینش نہیں ہے مگر ہر قسم کی بینش، آگہی ہے۔

بصیرت ایسی دقیق اور عمیق قسم کی آگہی کا نام ہے جو صاحب بصیرت میں تجزیہ اور تحلیل کی صلاحیت کو اجاگر کردے۔ دینی متون میں دیگر ایسے الفاظ کا استعمال مشاہدہ میں آتا ہے جو معنی کے لحاظ سے بصیرت سے نزدیک ہیں جیسے:

۱۔ نور: صدر المتألھین کے قول کی رو سے خداوند متعال کے قول "افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور مّن ربّہ" میں ۳۰ انسان کو نور خدا کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ۳۱

حق کی نور افکنی کے نتیجہ میں سالک وعارف، حیرت وشبہات سے چھٹکارا پالیتے ہیں اور حقیقت کو کشف کرلیتے ہیں؛ قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے: "یاایّھا الذین آمنوا اتقوا اللہ برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نوراً تمشون بہ"۔ ۳۲

یہ مومنین دنیا وآخرت دونوں جگہوں پر نور کے حامل ہیں ۳۳ اللہ، تقویٰ کے ذریعہ مومنین کو بصیرت کا وہ نور عنایت کردیتا ہے جس کے ذریعہ وہ صحیح راستہ پر گامزن رہیں اور حق وباطل میں فرق کرسکیں۔

۲۔ فرقان: قرآن کریم نے محض ان لوگوں کو اس کا مصداق جانا ہے جو تقوائے الٰہی اختیار کریں۔

"یَاَیّھاالّذین آمنوا ان تتّقوا اللہ یجعل لّکم فرقانا"۔ ۳۴

۳۔ یقظہ: بصیرت سے نزدیک لفظ "یقظہ" ہے امام علیؑ، یقظہ کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں: "یقظہ استبصار" ۳۵؛ یقظہ یعنی بیداری طلب بصیرت ہے۔

۴۔ عقل: قرآن کریم، قوم عاد اور ثمود سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: "وعاداً وّثمود وقد تبیّن لکم من مّساکنھم و زیّن لھم الشّیطان اعمالھم فصدّھم عن السّبیل وکانوا مستبصرین"۳۶۔ طبرسی کی رو سے باوجودیکہ وہ لوگ صاحب عقل تھے پھر بھی شیطان نے ان کو اللہ کے راستے سے بھٹکادیا۔۳۷

صدر المتالہین نے بھی بصیرت کو عقل سے تعبیر کیا ہے" تسمی بالقوۃ العاقلۃ والبصیرۃ الباطنہ وھی تدرک المعانی التی لیست متخلیۃ ولامحسوسۃ"۳۸ غزالی بھی بصیرت وعقل کے درمیان محض لفظ کے فرق کے قائل ہیں وگرنہ معنی کی رو سے یہ دونوں لفظ مترادف ہیں۔۳۹ "البصیرۃ، العقل والفطنۃ، قوۃ فی القلب تدرک بھاالمعقولات۔۔۔" ۴۰

۵۔ دیدہ دل: انسان کی باطنی شخصیت میں ایسا ملکہ پایا جاتا ہے جو قدرت کی فطری توفیقات کی وجہ سے اچھائی اور برائی، حق و باطل میں فرق کرتا ہے چنانچہ حقائق کو پہچاننے کے لئے فطرت ایک اہم عنصر ہے اور یہ عقل سے اس کے تمام تر فکر اور نظری وعلمی ادراکات کے باوجود قدرے متفاوت ہے امام صادقؑ فرماتے ہیں: "انّما شیعتنا اصحاب الاربعۃ الا عین، عینان فی الرأس وعینان فی القلب اَلا و الخلائق کلھم کذلک الا ان اللہ عزو وجل فتح ابصارکم واعمی ابصارھم"۴۱ ہمارے چاہنے والوں کی چار آنکھیں ہوتی ہیں دوسر کی جانب اور دو دل میں البتہ سارے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں بس بعض کی آنکھوں کو پروردگار عالم نے کھول دیا ہے مگر بعض ابھی بھی اندھے ہیں۔

۶۔ معرفت: امام صادقؑ سے مروی روایت کے مطابق معرفت کی دو قسمیں ہیں: باطنی وظاہری۔ معرفت باطنی، بصیرت کی بنیاد پر حاصل ہوتی ہے اور انسان اس کی مدد سے دین خدا کی معرفت حاصل کرتا ہے تاہم معرفت ظاہری والے لوگ ایسے نہیں ہوتے گوکہ وہ بھی حق پر ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔۴۲

۳۔ قرآن کریم میں بصیرت کے مترادفات

قرآن کریم میں بصر کے مشتقات ۱۴۸ دفعہ ۶۲ سوروں اور ۱۳۹ آیات میں اور لفظ بصیرت دو بار ۴۳ اور بصائر ۵ مقامات پر استعمال ہوا ہے اتفاق یہ ہے کہ سبھی آیات مکی ہیں۔

اللہ کو قرآن کریم میں ۴۲ مقامات پر بصیر کہا گیا ہے چنانچہ بصیرت ذات خداوندی کی اصل ہے تاہم بصیر کو ۷ معنوی صفات جیسے علم، قدرت، زندگی، سماعت وصدق وغیرہ کے ساتھ ذات باری تعالیٰ کے اوصاف میں ہی جانا گیا ہے۔

الف: بصیرت یعنی یقین اور گواہ

قرآن کریم، دعوت توحید کے تعلق سے پیغمبر اکرمؐ کی سیرت کے بارے میں فرماتا ہے: "قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتّبعنی" ۴۴ تفاسیر میں آیا ہے کہ یہ دعوت، یقین، بینائی، دلیل وبرہان کی رو سے دی گئی دعوت ہے۔ ۴۵

ایک اور آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ "بل الانسان علی نفسہ بصیرہ" ۴۶ آدمی خود پر بصیر یعنی گواہ ہے اس طرح سے کھلی ہوئی اور واضح حجت کا قیام اسی کی بنیاد پر ہوگا۔ ۴۷

ب: مبصر یعنی روشن، روشنی بخش اور بینا

بعض آیات میں مبصر، روشن یا روشنی بخش کے معنیٰ میں آیا ہے جیسے: "ھو الّذی جعل لکم اللیل لتسکنوا فیہ والنّہار مبصراً" ۴۸ وہ وہی خدا ہے جس نے رات کو آرام وسکون کے لئے اور دن کو اجالوں بھرا بنایا ہے۔

اس کے علاوہ، مبصر، دیکھنے والے اور متقین کی توصیف کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے: "انّ الذین اتّقوا اذا مسّھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون" ۴۹ اس آیت کی تفسیر میں آیا ہے کہ جب بھی شیطان ان کے (متقیوں کے) دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے اور انہیں غلط کاموں کی ترغیب دلاتا ہے تو وہ خدا کے عتاب کو یاد کرتے ہیں اور یہ سبب بنتا ہے کہ وہ اپنے حرکات پر نظر رکھتے ہیں اور شیطانی وسواس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔ ۵۰

قرآن کریم میں مبصرہ کا لفظ، آشکار کرنے والے کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسے "فلمّا جاءتھم اٰیاتنا مبصرہ" ۵۱ پس جیسے ہی ہمارے واضح معجزے ان کے سامنے آئے۔

ج: مستبصر یعنی بینا اور ہوشیار، بصیرت کا طالب

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: "وکانوا مستبصرین" ۵۲، لفظ مستبصر اس آیت میں بینا ۵۳ اور طالب بصیرت کے معنیٰ میں آیا ہے۔ ۵۴

د: تبصرہ یعنی بینائی عطا کرنا یا آگاہ کرنا

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے: "تبصرۃ وّذکریٰ لکلّ عبد مّنیب" ۵۵ اس آیت شریف میں تبصرہ، بینائی دینے یا واضح کرنے کے معنیٰ میں آیا ہے ۵۶

ھ: بصیر یعنی آگاہ وبینا

قرآن کریم، اللہ کی توصیف میں کہتا ہے: " وکفیٰ بربّک بذنوب عبادہٖ خبیراً بصیراً" ۵۷ مذکورہ آیت میں لفظ بصر کے معنیٰ آگاہ و باخبر کے ہیں جیسا کہ اس کے ترجمہ سے واضح ہے: اللہ کا اس کے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا ان کے لئے کافی ہے۔ ۵۸ ایک دوسری آیت میں یہی لفظ بینا کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے: " فالقوہ علی وجہ ابی یاتِ بصیراً " ۵۹ میرا پیراھن ان پر ڈال دو تاکہ ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے۔

و: بصائر یعنی دلائل اور اندرونی بینائی

بصائر، قرآن میں دلائل کے معنیٰ میں آیا ہے جیسے: "قدجائکم بصائر من ربّکم" ۶۰ یقیناً اللہ کی طرف سے تمہارے واضح دلائل آچکے ہیں۔ تفسیر جامع البیان میں بصائر کے معنیٰ حجج اور بینات درج کئے گئے ہیں کہ جو ہدایت و گمرہی اور کفر وایمان کے بیچ شناخت کا ذریعہ ہے۔۶۱

قرآن ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: "قل انّما اتبع مایوحی الی من ربی ھذا بصائر من ربّکم وھدًی وّرحمۃ لّقوم یومنون "۶۲: کہدو کہ بیشک جو میرا پروردگار مجھ پر وحی کرتا ہے میں اسی کی پیروی کرتا ہوں یہ (قرآن) دیدہ دروں کا سرمایہ ہے یہ تمہارے خدا کی جانب سے سرتاسر ہدایت ورحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے۔

ز: ابصار یعنی آنکھیں

لفظ ابصار قرآن میں آنکھوں کے معنی میں استعمال ہوا ہے چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: "فانّھا لا تعمی الابصار" ۶۳ بیشک ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ۶۴ البتہ قرآن نے اولی الابصار صاحبان بصیرت کے لئے بھی کہا ہے جیسا کہ ارشاد ہے؛ "فاعتبروا یا اولی الابصار" ۶۵؛ اے دیدہ وروں غیرت حاصل کرو۔۶۶

ح: ابصر اور باب افعال سے اس کے مشتقات دیکھنے، جاننے، سمجھنے اور معرفت حاصل کرنے کے معنی میں

لفظ ابصر اور اس کے مشتقات بہت ساری آیات میں آئے ہیں جیسے: "وابصر ھم فسوف یبصرون"۶۷ انہیں دیکھو وہ بہت جلد اپنے کیفر کردار کو پہونچ جائیں گے ۶۸ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: " لھم اعین لّا یبصرون بھا"۔۔۔ ۶۹ ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں یعنی وہ اپنی

ظاہری آنکھوں سے حقائق کو نہیں دیکھ پاتے، چنانچہ خیر وحق سے محروم ہیں۔۷۰ ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: "فمن ابصر فلنفسہ" ۷۱ جو کوئی بھی دیکھے یا سوچے اپنے لئے بھی سوچے۔

لفظ بصر، مفرد اور جمع دونوں حیثیتوں سے ظاہری آنکھ اور باطنی آنکھ کے معنی میں ۳۸ آیتوں میں استعمال ہوا ہے اور ان تمام مقامات پر خداوند متعال کی توصیف کی گئی ہے۔ یہی مصدر ۲۰ سے زائد مقامات پر مختلف صیغوں میں فعل کی حیثیت سے آیا ہے علاوہ ازیں، فاعل کی حیثیت سے اس کی جمع دو آیتوں میں ذکر ہوئی ہے۔۷۲

۴۔ بصیرت الٰہی

بصیر ہونا اللہ کی صفات ثبوتیہ میں سے ایک ہے اس حیثیت سے کہ جو اشیاء بھی لائق دید ہیں وہ بغیر کسی وسیلہ بینائی کے اسے دیکھتا ہے بلکہ یوں کہا جائے: قابل دید چیزیں اسی کی ذات سے عیاں اور مشہود (ظاہر) ہوئی ہیں۔

مصنف مجمع البحرین لکھتے ہیں: "البصیر فی اسمائہ تعالیٰ ھو الّذی یشاھد الاشیاء کلّھا ظاھرھا وخافیھا من غیر جارحۃ، والبصر عبارۃ فی حقہ عن الصفۃ الّتی ینکشف بھا کمال نعوت المبصرات" ۷۳ بصیر، اسمائے الٰہی میں سے ہے جس کہ معنی یہ ہیں کہ اللہ ہر شی کے ظاہر و باطن کو بغیر کسی شئ کی مدد کے دیکھتا ہے اور اس حوالے سے بصر کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ ایک شئ جو اپنے تمام حقائق کے ساتھ اس کے لئے قابل دید ہے۔

۵۔ درجات بصیرت

بصیرت یعنی باطنی بینائی کے مختلف مراحل ہیں، انبیاءؑ اور ائمہ معصومینؑ اس کے نقطۂ کمال پر فائز ہیں حضور اکرمؐ کی ذات اقدس ان تمام الٰہی اقدار و کمالات کا آئینہ اور مظہر ہے جن میں بصیرت بھی شامل ہے۔ بصیرت بھی دیگر اوصاف کی طرح مرحلہ وار شئ کا نام ہے چنانچہ پیغمبر اکرم ﷺ بصیرت کے بلند ترین ممکنہ درجہ پر فائز ہیں۔ قرآن کریم نے دعوت توحید کے سلسلے میں پیغمبرؐ کی سیرت پر ارشاد فرمایا ہے: "قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشکرین" ۷۴

کہدو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرے پیروکار بصیرت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اللہ کی ذات پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

بصیرت بھی دیگر اوصاف کی طرح تدریجی ہے اور پیغمبرؐ، اللہ کے بعد کامل ترین اور افضل ترین شخصیت ہیں۔

ہر وہ فضیلت جو اہل بیتؑ کے لئے ثابت ہے وہ حضرت فاطمہ زہرا (س) کو شامل ہے چونکہ بہر حال آپ اہل بیتؑ سے ہیں اور یہ پاک خانوادہ نور واحد سے ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مختلف روایات میں امام صادقؑ سے منقول ہے کہ آپ نے امام معصومؑ کی بصیرت سے متعلق فرمایا: "فاذا صار الامر الیہ جعل اللہ لہ عموداً من نور یبصر بہ مایعمل اھل کل بلدۃ"۵۷

جب انھیں امامت ملتی ہے اللہ ان کے لئے ایک نور کا منارہ قائم کرتا ہے جس سے وہ ہر دیار کے باشندوں کے اعمال کو دیکھ سکیں۔

گوکہ یہ مذکورہ رتبہ اولیاء اللہ اور معصومینؑ سے مخصوص ہے مگر مؤمنین بھی اس درجہ پر فائز ہو سکتے ہیں۔ جو شخص اس خداداد نور باطن کو بروئے کار لائے اور اس کے کان اور آنکھیں کھل جائیں تو وہ اللہ کی نشانیوں کو دل کی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور موجودات ہستی کی تسبیح وتقدیس کی آواز کو سن سکتا ہے باوجودیکہ اہل بصیرت کی صلاحتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں: "النّاس معادن کمعادن الذھب والفضۃ": ۶۷ امام صادقؑ کے قول کی رو سے بعض مومنین کی بصیرت کے مقابل بعض دوسرے مومنین کی بصیرت راسخ تر ہے اور یہی اس کے مراتب ہیں: "وبعضھم انفذ بصیرۃ وھی الدرجات"۷۷ یہ وہی درجات ہیں جن کے لئے اللہ نے کہا: "ھم درجات عند اللہ " ۷۸

حوالہ جات:

۱۔ یہ لفظ، عرفان وتصوف کے علاوہ علوم نفسیات میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ ابن فارس، ابی الحسین احمد بن فارس بن زکریا، "معجم مقاییس اللغۃ"، ترتیب وتنقیح: سعید رضا علی عسکری وحیدر مسجدی، پژوہشگاہ حوزہ ودانشگاہ، قم، ۱۳۸۷، ج ۱، ص ۹۳ لفظ بصر۔

۳۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، ۲۰۰۷ء، ج ۲، ص ۹۳۔

۴۔ فراہیدی عزدی، خلیل بن احمد بن عمر تمیم، " العین"، طبع دوم، ہجرت، قم، ۱۴۱۰ق، ج ۷، ص ۱۱۷۔

۵۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد، "المفردات فی غریب القرآن"، ترجمہ غلام رضا خسروی حسینی، طبع سوم۔ مرتضوی، تہران، ۱۳۸۳، ج ۱، ص ۲۷۵۔

۶۔ مصطفوی، حسن، "التحقیق فی کلمات القرآن الکریم"، آثار علّامہ مصطفوی، تہران، ۱۳۸۵، ش ج ۱، ص ۳۰۳۔

۷۔ التھانوی، محمد علی، " موسوعہ کشاف اصطلاحات الفنون العلوم، طبع اوّل، نشر سپاس، تہران، ج ۱، ص ۲۵۷۔

۸۔ بل الانسان علی نفسہ بصیرہ۔
۹۔ مکارم شیرازی ودیگران، ناصر، " تفسیر نمونہ"، دار الکتب الاسلامیہ، تہران، ۱۳۷۴ش، ج ۲۵، ص ۲۹؛ جوادی آملی، عبد اللہ، " تسنیم"، محقق علی اسلامی، اسراء، قم، ۱۳۸۸، ش ج ۳، ص ۲۹۔
۱۰۔ عسکری، ابی ہلال، " معجم الفروق اللغہ"، مکتبہ بصری، قم، ۱۰۔ ص ۶۴۔
۱۱۔ ایضاً، ص ۶
۱۲۔ قرشی، سید علی اکبر، قاموس قرآن، دار الکتب اسلامیہ، تہران ۱۳۷۰، ش ج ۱، ص ۱۹۵۔
۱۳۔ راغب اصفہانی، قاموس قرآن، ج ۱، ص ۲۷۶۔
۱۴۔ مکارم شیرازی، ناصر، پیام قرآنی، ایڈیشن ۵، سید علی بن ابی طالب، قم ۱۳۷۴، ش ج ۱، ص ۱۵۵۔
۱۵۔ سیر تاج الدین علی بصیرت، در منظر قرآن، عرفان وبرہانی، تہران ۱۲۸۸، ش ص ۱۲۔۱۱۔
۱۶۔ طالقانی، سید محمود، پرتوی از قرآن، پہلا ایڈیشن، تہران، ۱۳۶۲، ش ج ۱، ص ۲۷۔
۱۷۔ رضوی پور، غفار ولعی رضوی پور، بصیرت وعصر جنگ نرم، شیراز، ص ۴۳۔
۱۸۔ راغب اصفہانی، ص ۲۷۷۔
۱۹۔ معین، ج ۱، ص ۶۲۔
۲۰۔ دہ خدا، علی اکبر، نفت نامہ، تہران یونیورسٹی، ج ۳۷، ص ۱۰۱۔
۲۱۔ ایضا، ج ۴، ص ۴۴۷۔
۲۲۔ ایضا، ج ۴، ص ۴۴۷۔
۲۳۔ ایضاً، ۳۷، ص ۲۷۸۔
۲۴۔ معین، سابق حوالہ، ج ۱، ص ۶۷۲۔
۲۵۔ ایضاً، ج ۴۷، ص ۳۰۹۔
۲۶۔ ملین، ج ۱، ص ۵۵۳۔
۲۷۔ ایضاً، ج ۱، ۶۲۸۔
۲۸۔ ایضاً، ج ۱، ص ۵۵۳۔
۲۹۔ ایضاً، ج ۱، ص ۳۰۱۔
۳۰۔ سورہ زمر، آیت ۲۲۔
۳۱۔ صدر المتالہین، محمد بن ابراہیم، تفسیر القرآن الکریم، بیدار قم، ۱۳۶۰، ش ج ۲، ص ۳۳۲۔
۳۲۔ سورہ حدید، آیت ۲۸۔

۳۴۔ طباطبائی، محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن ج۱۹، ص ۳۶۰۔
۳۵۔ سورہ انفال، آیت ۲۹۔
۳۶۔ آمدی، عبدالواحد بن محمد، غرر الحکم ودرر الکلم، دفتر تبلیغات اسلامی، قم، الفصل التاسع، ص ۴۴۸۔
۳۷۔ سورۂ عنکبوت، آیت ۳۸۔
۳۸۔ طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، تہران، ایڈیشن ۳، ص ۴۴۴۔
۳۹۔ صدر المتالہین، ج ۲، ص ۳۳۲۔
۴۰۔ مرکز فرہنگ ومعارف قرآن، دائرۃ المعارف قرآن کریم، بوستان کتاب، قم، ص ۵۷۹۔
۴۱۔ اعلمی حائری، محمد حسین، دائرۃ المعارف "الشیعہ العام" الاعلمی للمطبوعات، بیروت، ۱۴۱۳ھ جزء ۶، ص ۱۹۹۔
۴۲۔ مجلسی، ج ۶۵، ص ۸۱، باب، ۱۵۔
۴۳۔ امام صادقؑ فرماتے ہیں: "المعرفة علی وجهین معرفة ثابتة علی بصیرة یعرف بها دین الله ویوصل بها الی معرفة الله فهذه المعرفة الباطنة الثابتة بعینها الموجبة حقها المستوجب اهلها علیها۔۔۔ و معرفة فی الظاهر فاهل المعرفة فی الظاهر الذین علموا امرنا بالحق علی غیر علم لا تلحق باهل المعرفة فی الباطن علی بصیرتهم" مجلسی، گذشتہ حوالہ، ج ۲۴، ص ۲۹۰۔
۴۴۔ مجلسی، گذشتہ حوالہ، ج ۵۸۔ ص ۶۵، باب ۴۲۔
۴۵۔ سورہ یوسف، آیت ۱۰۸؛ سورہ قیامت، آیت ۱۴۔
۴۶۔ حسینی، ج ۶، ص ۳۱۱۔
۴۷۔ سورہ قیامت، آیت ۱۴۔
۴۸۔ طوسی، ج ۱۰، ص ۱۹۵۔
۴۹۔ سورہ یونس، آیت ۶۷، لفظ نمل کی آیت ۸۶ اور سورہ غافر کی آیت ۶۱ میں بھی اسی معنی میں آیا ہے۔
۵۰۔ سورہ اعراف، آیت ۲۰۱۔
۵۱۔ نجفی خمینی، ج ۶، ص ۴۵۔
۵۲۔ سورہ نمل، آیت ۱۳۔
۵۳۔ سورہ عنکبوت، آیت ۳۸۔
۵۴۔ فرہنگ نامہ قرآن کریم، ج ۲، لفظ بصر۔
۵۵۔ راغب اصفہانی، ج ۱، ص ۳۷۸۔

۵۶۔ سورہ ق، آیت ۸، تاکہ ہر بندے کے لئے بینائی اور یاد آوری کا سبب رہے اگر وہ خدا کی طرف پلٹنا چاہتا ہے۔
۵۷۔ قرشی، ج۱، ص ۱۹۸۔
۵۸۔ سورہ اسرار، آیت ۱۷، لفظ بصیر، سورہ فاطر کی آیت ۱۹ میں بھی اسی معنیٰ میں ہے۔
۵۹۔ ترجمان، ترجمہ مجمع البیان، فی تفسیر القرآن، فراہانی، ج ۱۴، ص ۱۱۲۔
۶۰۔ سورہ یوسف، آیت ۹۳۔
۶۱۔ سورہ انعام، آیت ۱۰۴۔
۶۲۔ طبرسی، ابو جعفر محمد بن جرید، جامع البیان فی تفسیر القرآن، پہلا ایڈیشن، دار المعرفہ، بیروت، ج ۲، ص ۲۰۲۔
۶۳۔ سورہ اعراف، آیت ۲۰۳۔
۶۴۔ سورہ حج، آیت ۴۶۔
۶۵۔ حسینی، ج۹، ص ۶۹۔
۶۶۔ سورہ حشر، آیت ۲۔
۶۷۔ مترجمان "ترجمہ جوامع الجامع"، بنیاد پژوھش ہای آستان قدس رضوی، مشہد، ج ۲، ص ۲۷۵۔
۶۸۔ سورہ صافات، آیت ۱۷۵۔
۶۹۔ "منتظر باش تا ببینی و ببینند"، راغب اصفہانی، ج۱، ص ۲۷۸۔
۷۰۔ سورہ اعراف، آیت ۱۷۹۔
۷۱۔ مصطفوی، حسن، "تفسیر روشن"، بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب، تہران، ۱۳۶۰ش، ج۹، ص ۲۷۷۔
۷۲۔ موسوی غروی، محمد جواد، "آدم از نظر قرآن"، نگارش، تہران ۱۳۸۴ش، ص ۳۹۲۔
۷۳۔ طریحی، ج ۳، ص ۲۲۲، ابن منظور، ج ۴، ص ۶۴۔
۷۴۔ سورہ یوسف، آیت ۱۰۸۔
۷۵۔ خوئی، میرزا حبیب اللہ ہاشمی، "منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغہ"، مکتب الاسلامیۃ، تہران، ۱۳۵۸ش، ج۵، ص ۲۰۰۔
۷۶۔ مجلسی، مذکورہ حوالہ ج ۵۸، ص ۶۵، باب، ۴۲۔
۷۷۔ مجلسی، سابق حوالہ، ج ۶۶، ص ۱۶۸۔
۷۸۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۶۳۔